

تصوف اور غیر سنون عبادات

ڈاکٹر اشتیاق احمد طلّی

تصوف محض کوئی نظریاتی تصور نہیں ہے بلکہ ایک پورا نظام فکر و عمل ہے۔ اپنی نشوونما اور ارتقار کے ابتدائی ادوار میں یہ تربیت اور تزکیہ نفس کا ایک سیدھا سادہ طریقہ تھا لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ ایک ضابطہ حیات اور سسٹم کی شکل اختیار کرتا چلا گیا جس کا دائرہ اثر و اختیار پوری زندگی پر محیط تھا۔ کسی صوفی سلسلے سے وابستہ ہونے کے معنی صرف یہی نہیں تھے کہ کچھ مخصوص اور ادو وظائف کی پابندی اختیار کر لی جائے، ایک خاص انداز میں تربیت اور تزکیہ نفس کا اہتمام کیا جائے اور ایک خاص روحانی کیفیت کو اپنی زندگی میں جاری و ساری کر لیا جائے، بلکہ زندگی کے تمام ظاہری مظاہر کو بھی ایک مخصوص قالب میں ڈھال لیا جائے۔ صوفیہ کی شناخت اپنے مخصوص انداز، مخصوص آداب اور رسوم، مخصوص لباس و صنع و قطع، انفرادی اور اجتماعی زندگی کی ایک مخصوص ہنج، کی وجہ سے عامۃ المسلمین سے الگ ایک گروہ اور طبقہ کی حیثیت سے کی جانے لگی جن کے اچھائی برائی، حسن و قبح اور معیشت و معاشرت کے معیار اور پیمانے عام طور پر امت کے جانے پہچانے پیمانوں سے الگ اور ممتاز تھے۔

شمالی ہندوستان میں جب مسلم حکومت کی بنیاد پڑی اور برصغیر میں تصوف کو قبولِ عام حاصل ہوا اس وقت تک تصوف ایک منضبط نظام کی شکل اختیار کر چکا تھا جس میں آداب و رسوم اور قواعد و ضوابط نیز اوامر و نواہی اور خوب و ناخوب کی ایک طویل

فہرست تھی۔ ایک صوفی کے اندازِ ادوار کیا ہوں، لباس اور ظاہری کیفیات کیسی ہوں، اہل و عیال اور معاشرے سے اس کے تعلق کی نوعیت کیا ہو، اپنے مرشد سے تعلق کی کیفیت کیا ہو، راہِ سلوک کے دوسرے رفقار سے معاملات کا انداز اور پہنچ کیا ہو، نیز عام بہتری ضروریات، کھانے پینے، سونے، جلگے، لٹھنے بیٹھنے، سفر و حضر، کسب و ملازمت از دو واج و مجرد، غرض کہ ہر ممکن شعبہ زندگی سے متعلق آداب و رسوم کا ایک پورا سلسلہ ہے جس سے نظامِ تصوف میں بحث کی جاتی ہے۔ کشف المحجوب، رسالہ قشیریہ، عوارف المعارف اور اصول تصوف کی دوسری کتابوں میں ان آداب و رسوم کو پوری شرح و بسط سے بیان کیا گیا ہے۔ ان میں سے بہت سے آداب و رسوم ایسے ہیں جن کا سراغ کتاب و سنت میں نہیں ملتا۔ یہ اکابر صوفیہ کی زندگیوں سے متعلق واقعات اور ان کی تعلیمات و تجربات سے ماخوذ ہیں۔ شیخ شہاب الدین سہروردی نے عوارف المعارف میں ان آداب کو رسوم متصوفانہ اور رسوم ظاہرہ کے نام سے موسوم کیا ہے۔ سفر سے واپسی کے سلسلے میں صوفیوں کے آداب کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ان آداب کو مشائخ نے پسند فرمایا ہے (استحسان مشائخ) اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم ان میں سے بہت سی چیزوں کے پابند نہ تھے۔ اسی ضمن میں ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں:

وللصوفی آداب و درجہا صوفیہ کے کچھ آداب تو وہ ہیں جو

الشرع ومنہا آداب شرع میں مذکور ہیں اور کچھ وہ ہیں

استحسنہا شیوہ ہم جنہیں ان کے مشائخ نے پسند فرمایا ہے۔

گویا آداب و تعلیمات تصوف میں ایسی چیزیں موجود ہیں اور انہیں مشائخ نے پسند فرمایا ہے جن کی اصل کتاب و سنت میں نہیں ہے اور جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مبارک زندگیوں

۱؎ ملاحظہ کیجئے عوارف المعارف علی ہاشم امیاء معلم الدین للغزالی، مصر، ۱۹۳۹ء ص ۱۴۵

میں، جنہوں نے دامن رسالت کے زیر سایہ تربیت پائی تھی اور براہ راست فیضان نبوت سے انساب فیض کیا تھا، انہیں پائی جاتی۔

صوفیانہ زندگی کا جہرہ اعظم عبادات اور اورداد اذکار پر مشتمل ہے۔ جب ہم ان عبادات اور اورداد اذکار کا تحقیقی جائزہ لیتے ہیں جن پر اکابر صوفیہ خود عمل پیر تھے اور جن کی تاکید و تعلیم اپنے مریدین و متوسلین کو کرتے تھے تو یہ حقیقت واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ ان میں سے بہت سی چیزوں کی اصل میں حضور رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور ان کے اصحاب کرام کی مبارک زندگیوں میں نہیں ملتی۔ اذکار و اورداد کا باب زیادہ وسیع ہے اور صوفی طریقیوں میں اس باب خاص کے بارے میں مواد اتنا وسیع اور متنوع ہے کہ اس موقع پر اس سلسلے میں گفتگو ممکن نہیں ہے۔ یہاں صرف ایک محدود بحث کو لیا گیا ہے اور اکابر چشتیہ کے عمل اور تعلیمات میں جن نمازوں کا ذکر ملتا ہے اور جن کی اصل کتاب و سنت میں نہیں ہے گفتگو صرف انہیں تک محدود رکھی گئی ہے۔ ماخذ کے اعتبار سے یہ بحث صرف دو مستند چشتی ماخذ ”فوائد الفواد“ اور ”سیر الاولیاء“ تک محدود رکھی گئی ہے جیسا کہ معلوم ہے ”فوائد الفواد“ سلطان المشائخ شیخ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کا نہایت مستند مجموعہ ہے۔ ”سیر الاولیاء“ ابتدائی چشتی مشائخ کی سوانح حیات اور تعلیمات و تجربات کا بہترین ماخذ ہے۔ مورخین و صوفیہ دونوں

۱۔ اس مجموعہ کے مولف مشہور ادیب و شاعر اور سلطان المشائخ کے مرید امیر حسن سجزی ہیں۔ اس میں حصہ ۱ سے ۱۲ (۱-۱۲۲۲) تک کل ۸۸ مجالس کے ملفوظات کا مجموعہ ہے اور درمیانی وقفوں کے ساتھ ۱۵ برسوں پر پھیلا ہوا ہے۔ اس کے آغاز کے وقت شیخ کی عمر ۱۰ سے تجاوز ہو چکی تھی۔ فول کشور، مطبع حسنی اور منہد پریس سے اس کے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ محمد لطیف لکنہ اس کا جدید ایڈیشن ۱۹۶۶ء میں لاہور سے شائع کیا ہے اور یہی ایڈیشن پیش نظر ہے۔ ۲۔ اس کے مولف سید محمد بن مبارک ملوی کرانی ہیں جو امیر خور د کے نام سے زیادہ مشہور ہیں۔ بقیہ حاشیہ ص ۱۰ ص ۱۱

ہی انھیں مستند تسلیم کرتے ہیں۔ جہاں تک شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی کے مجموعہ ملفوظات "خیر المباحس" کا تعلق ہے اس میں اس قسم کی نمازوں کا ذکر شاذ و نادر ہی ملتا ہے۔

وہ نمازیں جو علاوہ نوافل کے جن کا کوئی مخصوص نام نہیں ہے، چشتی مآخذ میں مذکور ہیں اور جن کی تعلیم مثل چشت خصوصاً سلطان المشائخ شیخ نظام الدین اولیا اپنے مریدین اور متوسلین کو دیتے تھے ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں صلوٰۃ السعادت، صلوٰۃ البروج صلوٰۃ النور، صلوٰۃ الخضر، صلوٰۃ اولیں قرنی، صلوٰۃ الصلوات، صلوٰۃ العاشقین، صلوٰۃ القرب، صلوٰۃ صحیحہ النفس، نماز بیہت نگاہ داشت ایمان، نماز برائے درازی عمر، نماز برائے روشنی چشم اور نماز نلیۃ الرقاب وغیرہ۔ بد قسمتی سے تفصیلی معلومات ان میں سے صرف چند کے بارے میں دستیاب ہیں۔ باقی کا صرف نام یا کسی قدر جزوی معلومات ہی مل سکتی ہیں۔ بہر حال جو معلومات ان مآخذ سے حاصل کی جاسکتی ہیں ان کی روشنی میں ایک خاکہ پیش کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

ایک بنیادی سوال اس سلسلہ میں یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان نمازوں کی اصل کیا ہے اور ان کا منبع و ماخذ کیا ہے؟ یہی سوال 'فوائد الفوائد' کے مولف امیر حسن سجزی نے شیخ نظام الدین اولیا سے پوچھا تھا۔ یہ سوال اور جواب ہم یہاں بعینہ نقل کرتے ہیں تاکہ دین

ہیں۔ خاندانی طور پر مثل چشت سے متعلق دو البتہ تھے اور نہایت کم عمری میں شیخ نظام الدین اولیا کے حلقہ ارادت میں شامل ہو گئے تھے۔ اس کا ایک ایڈیشن مطبع محب منہد سے سن ۱۳۲۱ھ میں شائع ہوا تھا۔ اسی ایڈیشن کو موسسہ اشادات اسلامی لاہور نے ۱۹۶۵ء میں شائع کیا ہے۔ یہی ایڈیشن پیش نظر ہے۔

سلہ خیر المباحس کے مولف مولانا حمید قلند شیخ نظام الدین اولیا کے مرید تھے۔ اس میں شیخ کی ۱۰ مجلسوں کے ملفوظات جمع کئے گئے ہیں اور عہد ۱۳۵۵ھ کے بعد کا ہے۔ اس کا انتقادی متن پروفیسر خلیق احمد نظامی نے ۱۹۶۱ء میں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے شائع کیا ہے۔

کے بنیادی مسائل کے متعلق صوفیہ کے طرز عمل کا کسی قدر اندازہ کیا جاسکے۔ جن سبزی لکھتے ہیں:-

چوں ماہ رجب نزدیک رسید بود
چوں کہ ماہ رجب قریب تھا بندہ نے
بندہ عرضداشت کرد کہ خواجہ اولیں
عرض کیا کہ خواجہ اولیں قرنی رضی اللہ عنہ
قرنی رضی اللہ عنہ تارے کہ فرمودہ است
نے جو نماز رجب کی تیسری چوتھی اور پانچویں
فرمودہ است کہ فرمودہ است
در سوم ماہ رجب و چہارم و پنجم بندہ
کو فرمائی ہے اس سلسلہ میں یہ بات نہیں
را در خاطر می گذرد کہ ہر نمز گے نمازے
میں آتی ہے کہ ہر بزرگ جس نے کسی
و دعلے کہ فرمودہ است از حضرت
نماز یاد دعا کا حکم دیا ہے اسے یا تو
رسالت شنیدہ است یا از محابہ کلام
حضرت رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) سے
خواجہ اولیں قرنی رضی اللہ عنہ این
سنا ہے یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
نماز ہا کہ فرمودہ است و سورتہا تعین
سے سب جو خواجہ اولیں رضی اللہ عنہ نے
کردہ و دعا ہا سہمی کردہ از کجا است؟
ان نمازوں کے لئے جو فرمایا ہے اہل دین
خواجہ ذکرہ اللہ بانحیر فرمودہ کہ این
نصوتوں اور دعائوں کا تعین کیا اس کی نیلہ
معالی از الہام بطم شد
کیا ہے؟ حضرت خواجہ نے فرمایا یہ چیزیں
الہام سے بھی ہوتی ہیں۔

اس جواب سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ صلوٰۃ اولیں قرنی کے علاوہ بھی جو نمازیں ان بزرگوں کی تعلیمات میں پائی جاتی ہیں اور جن کا کوئی ثبوت کتاب و سنت میں نہیں ملتا ان کا ماخذ اور منبع بھی الہام ہی ہو سکتا ہے۔ گویا عبادات جیسے بنیادی اہمیت کے مسائل تک میں نصوص کتاب و سنت کے علاوہ ایک اور اصل الہام بھی ہے۔ حالانکہ علم دین کے سلسلہ میں یہ بات عام معلومات کا درجہ رکھتی ہے کہ تعبدات اور

قربات کے سلسلہ میں صرف کتاب و سنت کے واضح نصوص پر ہی بھروسہ کیا جاسکتا ہے۔ رائے، کشف یا الہام کو بنیاد نہیں بنایا جاسکتا۔ چونکہ انسانی زندگی تیسری چیز ہے اس لئے اس کے بدلتے ہوئے حالات کے لئے احکام کی حکمت اور علت کے روشن میں نئے مسائل و احکام کے استنباط اور نئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اجتہاد کا کام ہمیشہ جاری رہے گا۔ لیکن جہاں تک قربات و تعبدات کا تعلق ہے اس سلسلہ میں کسی قیاس اور رائے کی کارفرمائی ممکن نہیں اور نہ ہی نئی عبادات کا دروازہ کھولنے کے لئے کشف و الہام کا سہارا لیا جاسکتا ہے بلکہ صرف اور صرف کتاب و سنت کے واضح نصوص ہی کو بنیاد بنایا جاسکتا ہے اور ان سے تجاویز و انحراف کی قلعی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اسی طرح شارع نے دین میں جن امور کو جو درجہ دیا ہے ان کو اسی درجہ میں رکھنا ضروری ہے۔ مستحب کو فرض کا درجہ دینا دین کی مشاک کی صریح مغلطہ ورزی ہے اور احداث فی الدین کے زمرہ میں شامل ہے۔

پروفیسر غلیق احمد نظامی نے ہندوستان میں چشتی سلسلہ کی مقبولیت کا راز مشائخ چشت کی اس صلاحیت کو قرار دیا ہے جس کی بدولت وہ یہاں کے حالات، یہاں کے لوگوں کے مذہبی نقطہ نظر، نیراز کی آرزوں اور امنگوں کو سمجھنے کے قابل ہو سکے تھے۔ ہندوستان میں چشتی سلسلہ کے ارتقاء کے ابتدائی ایام میں انھوں نے بہت سے ہندو مراسم کو اختیار کر لیا تھا۔ شیخ کے سامنے سرنگوں ہونا، زائرین کی پانی سے تواسیع، زنبیل گردانی، نئے مریدین کی سر تراشی

۱۵ اس سلسلہ میں مثال کے طور پر ملاحظہ فرمائیے مجموع فتاویٰ شیخ الاسلام احمد بن تیمیہ جمع و ترتیب عبدالرحمن بن محمد بن قاسم، مکتبہ المعارف، الریاط، جلد ۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵۔ عبد الوہاب خلافت، علم اصول الفقہ، ص ۶۱، ذکی الدین شجائی، اصول الفقہ الاسلامی، ص ۱۳۹، ہدایہ، جلد ۱ ص ۷

۱۶ مجموع فتاویٰ شیخ الاسلام احمد بن تیمیہ، جلد ۱۱ ص ۵۰-۵۱

۱۷ خبیر المجالس ص ۱۶-۲۱۶

سلسلے کی محفلیں، اور چہ معکوس ہندو اور بدھ رسوم سے بڑی مماثلت رکھتے ہیں اور یہی سبب ہے ہندوستان کے غیر مسلم ماحول میں چشتی سلسلہ کی مقبولیت کا گویا وہ اعمال و رسوم جن کی اصل کتاب و سنت میں نہیں ملتی وہ مقامی ہندو فلسفوں اور مذہبی رسم و رواج سے متاثر اور ماخوذ ہیں اور یہی اخذ و تاثر چشتی سلسلہ کی مقبولیت کا بنیادی سبب ہے۔ حضرت مولانا ابوالحسن علی صاحب ندوی مدظلہ بھی بظاہر اس قسم کے اضافوں کو ہندوستان کے مقامی روحانی فلسفوں اور تجربوں کا اثر بتاتے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں وہ یہ خیال ظاہر فرماتے ہیں ”ہندوستان کے مقامی روحانی فلسفوں اور تجربوں کا اثر اپنے زمانے کے مشہور و مقبول شطاری بزرگ شیخ محمد غوث شطاریؒ کی مقبول کتاب ”جواہر خمسہ“ میں دیکھا جاسکتا ہے، جس کی بنیاد زیادہ تر بزرگوں کے اقوال اور اپنے تجربات پر ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صحیح احادیث کے ثابت ہونے یا معتبر کتب شامل و سیر سے اخذ کرنے کو ضروری نہیں سمجھا گیا۔ اس میں نماز احزاب، صلوات العاقین نماز تنویر العقب اور مختلف مہینوں کی مخصوص نمازیں اور دعائیں ہیں جن کا حدیث و سنت سے کوئی ثبوت نہیں ہے۔“ ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں ”یہ صرف جواہر خمسہ کی خصوصیت نہیں بزرگوں کے ملفوظات کے غیر مستند مجموعوں میں اس کی متعدد مثالیں ملتی ہیں۔“

تحقیق و جستجو سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ اس قسم کی چیزیں مثلاً مختلف دنوں اور مہینوں کی فضیلت اور ان میں مخصوص دعاؤں، نمازوں، عبادت اور اعمال کی تلقین جن کا

SOME ASPECTS OF RELIGION AND POLITICS
IN INDIA DURING THE THIRTEENTH CENTURY
ALIGARH, 1961 PP 178-79

۲۴۴

۲۴۴ مولانا ابوالحسن علی ندوی، حدیث کا بنیادی کردار ص ۲۴۴

کتاب و سنت میں کوئی ثبوت نہیں ہے صرف ہندوستان تک محدود نہ تھیں بلکہ دوسرے اسلامی ممالک کے صوفی حلقوں میں بھی رائج و مقبول تھیں بلکہ نیز اس قسم کی تعلیمات صرف غیر مستند مجموعوں تک محدود نہیں ہیں بلکہ نہایت مستند مجموعوں میں بھی بکثرت پائی جاتی ہیں۔ شطاریوں پر تو ہندو فلسفہ کی چھاپ کا معاملہ قابل فہم ہے لیکن ابتدائی چشتی مشائخ کے بارے میں یہ بات چنداں وزن نہیں رکھتی۔ اس ابتدائی دور میں جگگیوں وغیرہ سے رابطے کی بعض مثالیں چشتی ماخذ میں موجود ہیں، لیکن ان کی نوعیت نہایت محدود ہے اور ان سے اتنے بنیادی اثرات مرتب ہونے کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ قرآن اسی بات کی شہادت دیتے ہیں کہ یہ اعمال و تعبدات خود تصوف کے اپنے اندر کی پیداوار ہیں اور عبادات کے سلسلہ میں غلو اور انتہا طلبی کا نتیجہ ہیں۔

صوفی لٹریچر میں ماہِ رجب کی بڑی تفصیلت بیان ہوئی ہے۔ امیر حسن سمجری نے اس سلسلہ میں سلطان المشائخ کا ایک ارشاد نقل کیا ہے :-

فرمود کہ دریں ماہ دعا ہا بسیار متوجاب	فرمایا کہ اس مہینے میں دعائیں زیادہ قبولی
شود ، چہا رشب دریں ماہ بسید	ہوتی ہیں ، اس مہینے میں چار راتیں بڑی
بزرگ است یکے شب اول دوم شب	با عظمت ہیں۔ ایک تو پہلی رات ، دوسری
آدینہ اول سوم شب یا دوم چہا رشب	جمعہ کی رات ، تیسری پندرہویں رات
بست و ہفتم کہ شب معراج است	اور چوتھی ستائیسویں رات جبکہ معراج کی
	رات ہے۔

۱۰ مثال کے طور پر دیکھئے مجموع فتاویٰ شیخ الاسلام احمد بن تیمیہؒ، جلد ۱۱، ص ۵۹-۵۸، ابن قیم، زاد المعاد فی ہدی خیر العباد، دارالکتب العربی، بیروت، جزر اول، ص ۱۱۵، ۶۲-۶۳، ۱۶۳

۱۱ فوائد الفواد، ص ۸۳، ۸۲، ۱۴۴، ۲۰۵، ۱۸-۲۱، خیر المجالس، ص ۲۱۰، فوائد الفواد، ص ۹۵، ۹۶، ۹۵، ۹۶، رجب میں روزے کی بھی صوفیہ کے یہاں بہت تاکید پائی جاتی ہے بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

اس مہینے میں دوسری بہت سی عبادات کے علاوہ ایک خاص نماز بھی ادا کی جاتی ہے جسے نماز اویس قرنی کہتے ہیں۔ سمجھایا جاتا ہے کہ اس نماز کی تعلیم حضرت اویس قرنیؓ نے دی انہوں نے ہی اس کی رکعات متعین کیں اور مختلف رکعات میں پڑھی جانے والی سورتوں اور دعاؤں کا تعین بھی کیا۔ فوائد الفواد میں ایک جگہ اس نماز کے لئے تیسری چوتھی اور پانچویں تاریخ کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ تیرہویں، چودھویں، پندرہویں نیز بیسویں، چوبیسویں اور پچیسویں کا تذکرہ بھی پایا جاتا ہے۔ سلطان المشائخ اس نماز کی بڑی فضیلت بیان فرماتے تھے۔

بعد ازاں در فضیلت این نماز بسید
مباغت فرمود رحمۃ اللہ علیہ
پھر اس نماز کی فضیلت میں بہت
مبالغہ فرمایا۔

چنانچہ خیال کیا جاتا ہے کہ جو کوئی رجب کے پچیس روزے رکھے اسے اس نعمت سے حصہ نصیب ہوگا جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج ملا تھا۔ ماہ رجب کے لئے ایک خاص استغفار بھی ہے استغفر اللہ ذی الجلال والاکرام من جمیع الذنوب والاثام جو کوئی ماہ رجب میں ہزار بار کہے تو خداوند قدوس فرماتا ہے کہ میں اس کارب نہیں اگر میں اسے بخش نہ دوں۔ اور یہ وہ تین بار فرماتا ہے، ملاحظہ کیجئے سیر الادویا ص ۳۹ اس سلسلہ میں حافظ ابن قیم لکھتے ہیں ولاصام رجباً قط ولا استحب صیامہ بل روی عنہ المفہمی عن صیامہ۔ ذکرہ ابن ماجہ، ملاحظہ کیجئے زاد المعاد، حصہ اول ص ۱۶۴، نیز دیکھئے مجموع فتاویٰ شیخ الاسلام، جلد ۱ ص ۵۷۹، عبد الغزیز بن عبد اللہ بن باز، التحذیر من البدع - الرياضی ص ۱۰۸،
لہ فوائد الفواد، ص ۲۸-۳۲

لہ فوائد الفواد، ص ۳۸-۳۲، سیر الادویا ص ۳۹۸
لہ فوائد الفواد، ص ۳۷، سیر الادویا ص ۳۹۸

اس سلسلہ میں مدرسہ معزی کے ایک دانشمند مولانا زین الدین کا ذکر بھی فرمایا جن پر اس نماز کی برکت سے بغیر کسی تعلیم کے علم کے دروازے کھل گئے تھے۔ علاوہ ازیں اسی پہنے کے آخر میں ایک نماز کا ذکر ملتا ہے۔ یہ نماز درازئی عمر کے لئے پڑھی جاتی تھی۔ شیخ قلب الدین بختیار کاکی کے خلیفہ اور مشہور چشتی بزرگ شیخ بدر الدین غزنوی یہ نماز پابندی سے ادا کرتے تھے۔ یہ نماز بارہ رکعت ہوتی ہے اور چار چار رکعت میں پڑھی جاتی ہے۔ ہر رکعت میں ایک بار آیت الکرسی اور تین بار سورہ اخلاص پڑھنی چاہئے۔ نماز کے بعد یہ دعا پڑھی جاتی ہے یا اجل من کل جلیل و یا اعز من کل عزیز یا احد خیر من کل احد، انت سربى لا سربى سواک، یا غیاث المستغثلین ورجا ہم اغثنی بفضلک و مدنی عمری مداً.....

عمرانی رضاک برحمتک یا کریم یا وھاب علیہ

شیخ نظام الدین فرماتے ہیں کہ شروع میں شیخ فرید الدین گنج شکر نے انہیں چھ رکعت نماز اشراق کی تعلیم دی تھی اور یہی طریقہ وہ اپنے مریدین کے ساتھ اختیار کرتے تھے۔ جہاں تک نماز اشراق کا تعلق ہے اسے عموماً سنت پڑھ لیا جاتا ہے۔ لیکن آٹھ رکعتوں میں سے ہر دو رکعت کا ایک الگ نام اور ان کے اندر پڑھنے کی سورتوں کی تعیین کی اصل سنت میں نہیں ملتی۔ پہلی دو رکعتیں شکرانہ خداوندی کی ہیں۔ پہلی رکعت میں بعد از فاتحہ آیت الکرسی وہم فیہا خالدون تک اور دوسری رکعت میں آمن الرسول سے آخر تک اور اللہ نور السموات والارض سے واللہ بکل شیء علم تک پھر دو رکعت استعاذہ کی ہیں۔ اس میں پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد قل اعوذ برب الفلق اور دوسری رکعت میں قل اعوذ برب الناس پڑھنی چاہئے۔ پھر دو رکعت استخارہ کی ہے۔ اس میں پہلی رکعت میں

لہ فوائد الفوائد ص ۲۵-۳۴، سیر الاولیاء ص ۳۹۵ لہ سیر الاولیاء ص ۳۹۵

لہ امام ابو حنیفہ، امام شافعی اور امام احمد بن حنبلہ سے سنت ملتے ہیں، امام مالک سے سنت نہیں ملتے بلکہ وہ بقراردیتے ہیں۔ دیکھئے عبدالرحمن الجبوری مکتب الفقه علی المذاهب اللدنیۃ قاسم جزاوی ص ۳۲۴

فاتحہ کے بعد سورہ کافرون اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھنی چاہئے۔ باقی دو رکعتیں جن کی تعلیم شیخ فرید الدین نے بعد میں دی تھی انھیں 'استحباب' کہتے ہیں۔ ان میں پہلی رکعت میں سورہ واقعہ اور دوسری میں سبح اسم پڑھنی چاہئے۔ اس کے بعد نماز تسبیح ادا کرے۔ اس میں ہر رکعت میں یہ دعا پڑھنی چاہئے: **سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا يَنْفَعُنِي وَرِضًا وَزِينَةً الْعَرْشِ**۔

'نماز تسبیح' ہی کی طرح ایک اور نماز 'صلوة الصلوات' ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ اس میں تسبیح کے بجائے درود پڑھتے ہیں۔ یہ نماز دو رکعت ہوتی ہے اور شب و روز میں کسی وقت بھی پڑھی جاسکتی ہے لیکن اشراق کے بعد یہ زیادہ موثر ہے اور جس ضرورت کے لئے بھی اسے پڑھا جائے وہ پوری ہو جائے گی۔ اگر کسی ضرورت کے لئے اسے تین جمعہ متواتر اشراق کے بعد پڑھا جائے تو وہ ضرورت پوری ہوگی۔

اسی طرح دو رکعت شکر روز اور دو رکعت شکر شب کی ادا کی جاتی ہے بشکر روز کی دونوں رکعتوں میں فاتحہ کے بعد پانچ بار قل ہو اللہ احد پڑھنا چاہئے اور شکر شب کی دونوں رکعتوں میں فاتحہ کے بعد پانچ بار قل یا ایہا الکافر دن پڑھنا چاہئے۔ چاشت

۱۰ فوائد الفواد، ص ۵۵، سیر الاولیاء ص ۳۸۷-۳۸۸

۱۱ مختلف مہینوں کے فضائل اور ان سے متعلق نمازوں کے سلسلے میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ لکھتے ہیں کہ ان نمازوں کے سلسلے میں جو احادیث بیان کی جاتی ہیں ان میں سب سے بہتر صلوة التسبیح کی حدیث ہے۔ ابو داؤد اور ترمذی نے اسے روایت کیا ہے۔ اس کے باوجود ائمہ اربعہ میں سے کسی نے بھی اسے تسلیم نہیں کیا ہے۔ امام احمد نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔ اصول حدیث پر غور کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہ سب حدیثیں موضوع ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔ مجموع فتاویٰ شیخ الاسلام

جلد ۱۱، ص ۴۹-۵۰

۱۲ سیر الاولیاء ص ۳۸۸، فوائد الفواد ص ۷۵

کے وقت بارہ رکعت نماز پڑھنے کی تقین کی گئی ہے۔ یوں اس کی کم سے کم مقدار چار رکعت ہے۔ یہ نماز چار چار رکعت میں پڑھی جائے گی اور ان میں سے ہر چار رکعت کے لئے الگ الگ سورتوں کی تعیین کی گئی ہے اور اس کی بڑی فضیلت بتائی گئی ہے پہلی چار رکعتوں میں اتاقمنا، اتا ارسلنا، اتا انزلنا، اور اتا اعطینا پڑھنا چاہئے۔ درمیانی چار رکعتوں میں والشمس واللیل، والضحیٰ اور الم نشرح پڑھنا چاہئے۔ آخری چار رکعتوں میں چاروں قل پڑھنا چاہئے۔ چاشت کے وقت دو رکعت نماز صحت النفس کی پڑھی جاتی ہے۔ پہلی رکعت میں آیتہ الکرسی اور سورہ والشمس ایک ایک بار اور سورہ اخلاص پانچ بار نیز دوسری رکعت میں آمن الرسول اور والضحیٰ ایک ایک بار اور سورہ اخلاص پانچ بار پڑھنا چاہئے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے اللھم اتی اسألك العفو والعافیہ والمعافاة فی الدنیا والآخرة۔

زوال کے بعد چار رکعت فی الزوال کی پڑھی جاتی ہے۔ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد پچاس یا دس بار یا تین بار سورہ اخلاص پڑھنا چاہئے۔ ۱۰ نماز ظہر کے بعد صلوٰۃ الخضر ادا کی جاتی ہے۔ یہ کل دس رکعت ہوتی ہیں اور دو دو رکعت میں ادا کی جاتی ہیں اور ان میں قرآن کریم کی آخری دس سورتیں پڑھی جاتی ہیں۔ اس نماز کے بارے میں شیخ نظام الدین اولیاء فرماتے ہیں۔

تحقیق اینست کہ این نامتہتر خضر است	تحقیق یہ ہے کہ خیرت خضر علیہ السلام
علیہ السلام تاہر کہ این نماز پوستہ بگزارد	کی نماز ہے اور جو بھی یہ نماز پابندی سے ادا
باخضر علیہ السلام ملاقی شود۔	کرنا ہے گا اسکی ملاقات حضرت خضر سے ہوگی۔

۱۔ سیر الاولیاء ص ۲۸۹ ۲۔ سیر الاولیاء ص ۳۹۰ زوال کے بعد چار رکعت نماز سنت سے ثابت ہے لیکن ان کی یہ کیفیت ثابت نہیں ملاحظہ کیجئے زاد المعاد حصہ اول ص ۷۰ ۳۔ نوائل الفوائد ص ۳۳ خیر المجالس ص ۲۱، سیر الاولیاء ص ۳۹ ۴۔ نوائل الفوائد ص ۳۴

فوائد الفواد میں ایک جگہ اوشس کی ایک ویران مسجد کا تذکرہ ہے جس کے ایک منارے کو ہفت منارہ کہتے تھے جو کوئی اس مسجد میں ایک مخصوص دو گانہ ادا کرتا تھا اور ایک دعا پڑھتا تھا جس کو ہفت دعا کہتے تھے، اس کی ملاقات حضرت خضر سے ہوتی تھی چنانچہ اسی طور خواجہ قطب الدین بختیار کاکی نے حضرت خضر سے شرف ملاقات حاصل کیا۔
 نماز مغرب کے بعد بیس رکعت نماز ادا واپس پڑھنی چاہئے بعد نماز سب سجد ہو کر یہ دعا پڑھنی چاہئے اللہم ارزقنی تو بہت توجب محبتک فی قلبی یا محب التوابعین۔ اس کے علاوہ مغرب اور عشاء کے درمیان چھ رکعت اور نماز پڑھنے کی تاکید کی گئی ہے۔ مغرب کے بعد ہی دو رکعت نماز ایمان کی نگاہ داشت کے لئے پڑھی جاتی ہے پہلی رکعت میں سورہ اخلاص آٹھ بار اور سورہ فلق ایک بار نیز دوسری رکعت میں سورہ اخلاص سات بار اور سورہ ناس ایک بار پڑھی جاتی ہے۔ نماز سے فراغت کے

سہ فوائد الفواد ص ۲۱۳-۲۱۲ سیرالاولیاء ص ۳۹۱۔ اس نماز کے بارے میں یہ حدیث معروف ہے من صلیٰ بین المغرب والعشاء عشسین رکعتاً نبی اللہ لہ بیتاً فی الجنة۔ ابن ماجہ (۴۱۴/۱) اور ابن شاپین نے الترمذی الترمذی (۱۴۲/۱، ۲۴۴، ۲۴۸) میں اس کی روایت کی ہے۔ دور حاضر کے شہرہ آفاق محدث شیخ محمد ناصر الدین البانی اسے موضوع قرار دیتے ہیں۔ عشاء اور مغرب کے درمیان متعین رکعات کے سلسلے میں وہ کہتے ہیں کہ جن احادیث میں اس وقت میں متعین طور پر نماز کی رکعات کی نشاندہی کی گئی ہے وہ صحیح نہیں ہے، اس وقت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز ثابت ہے البتہ رکعات کا تعین ثابت نہیں ہے۔ یہی صورت حال بعد مغرب چھ رکعتوں کے سلسلے میں بھی ہے۔ ملاحظہ کیجئے شیخ محمد ناصر الدین البانی، سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ واثرہا فی السنی فی الامۃ، المكتب الاسلامی، بیروت، دمشق، المجلد الاول ص ۴۸۲۔ سہ ایضاً نیز فوائد الفواد ص ۴۲۔

بعد سربسجدہ ہو کر یہ دعا پڑھی جاتی ہے یا حسنیٰ یا قیوم ثبتنی علی الایمان ^۱ اسی طرح مغرب کے بعد دو رکعت نماز پڑھی جاتی ہے جسے صلوٰۃ البروج کہتے ہیں۔ پہلی رکعت میں والسماء ذات البروج اور دوسری رکعت میں والسماء والطارق پڑھی جاتی ہے۔ صلوٰۃ البروج کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہئے اللہم انی استودعک ایمانی و دینی فاحفظہما ^۲ مغرب کے بعد ہی دو رکعت صلوٰۃ النور پڑھی جاتی ہے ^۳ یہ دونوں ہی رکعتوں میں سورہ انعام کی ابتدائی آیتیں یستہزؤن تک پڑھنا چاہئے۔ یہ دونوں نمازیں اوہان کی بیس رکعتوں میں شامل ہیں۔ مشائخ چشت کے نزدیک اخیار بن العشائیں سنت ہو کر یہ ہے اور اس وقت کو صوفیہ کی اصطلاح میں صبح عاشقانہ کہتے ہیں ^۴

عشاء کے بعد جن نمازوں کی تاکید کی جاتی ہے ان میں ایک صلوٰۃ السعادت ہے۔ یہ نماز چار رکعت ہوتی ہے۔ پہلی رکعت میں سورہ اخلاص دس بار، دوسری میں بیس بار تیسری میں تیس بار اور چوتھی میں چالیس بار پڑھنا چاہئے ^۵ بعد عشاء دو رکعت نماز آنکھوں کی روشنی کے لئے پڑھی جاتی ہے۔ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد بار سورہ کو پڑھنا چاہئے اور نماز کے بعد یہ دعا کرنا چاہئے اللہم متعنی لبسمی و بصری واجعلہما الوارث منی ^۶ اس کے بعد چار رکعت صلوٰۃ العاشقین پڑھی جاتی ہے۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سو مرتبہ یا اللہ، دوسری رکعت میں سو مرتبہ یا رحمن، تیسری میں سو مرتبہ یا رحیم اور چوتھی میں سو مرتبہ یا ودود پڑھنا چاہئے ^۷ اسی طرح صلوٰۃ القربت، ادا کی جاتی ہے۔ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سو مرتبہ سورہ اخلاص پڑھنا چاہئے اور نماز سے فراغت کے بعد سو مرتبہ یا استغفر اللہ کہے اور پھر یہ دعا پڑھے

۱ سیر الاولیاء ص ۳۹۱، فوائد الفوائد ص ۷۷-۷۸، سیر الاولیاء ص ۱۹۲، ۳۹۱، ۳۹۲ سیر الاولیاء

ص ۳۹۲، ۳۹۳ سیر الاولیاء، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴ سیر الاولیاء ص ۳۹۳

۳ سیر الاولیاء ص ۳۹۳

اللهم ادرقني العمل الذي يقربني اليك ^{علو} اسی طرح نماز صبح سے پہلے دو رکعت نماز پڑھی جاتی ہے پہلی رکعت میں سات بار فاتحہ اور ایک بار سورہ کافرون اور دوسری رکعت میں سات بار فاتحہ اور ایک بار سورہ اخلاص، سلام کے بعد دس بار سبحان اللہ، دس بار ماشاء اللہ کان و ما لم يشاء کمین اشهد ان اللہ احد لا یکل شی علماً و اوصی کل شی عدواً، دس بار استغفار، دس بار یا حی یا قیوم یا ذا الجلال و الاکرام کہے اور پھر سر بر منہ کرے، ہاتھوں کو اوپر اٹھائے اور کہے یا رحم الراحمین، پھر سجدہ ریز ہو کر دس بار اغثنایا عنیات المستغیثین کہے۔ پھر جس کام کو بھی کرے پورا ہوگا ^{رہلہ}

رجب کے پہلے جمعہ کی شب میں ایک نماز پڑھی جاتی ہے جسے نماز لیلۃ الغائب کہتے ہیں۔ اس کے بارے میں شیخ نظام الدین اولیاء فرماتے تھے کہ جو یہ نماز پڑھے گا اس کی موت اس سال میں نہ ہوگی ^{رہلہ} وہ خود یہ نماز باجماعت ادا کرتے تھے نیز سفر میں نلکے وقت دو رکعت نماز محافظت نفس کے لئے پڑھی جاتی ہے ^{رہلہ}

اس کے علاوہ مختلف اوقات کی سنتوں میں اور بعض دوسری نمازوں میں مخصوص سورتوں کی تعین کا مسئلہ ہے ^{علو} اس میں شبہ نہیں کہ بعض نمازوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض سورتیں نسبتاً زیادہ اور کثرت سے پڑھتے تھے ^{رہلہ} لیکن مخصوص نمازوں میں مخصوص سورتوں کی تخصیص اور مواظبت سنت سے ثابت نہیں ہے سوائے جمعہ اور عیدین کے ^{رہلہ}

اس بحث کو ہم حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی مدظلہ کی ایک عبارت پر ختم کرتے ہیں جس سے زیر نظر مسئلہ کی اہمیت اور سنگینی کا احساس پوری طرح اجاگر ہو کر سامنے آجائے گا۔

۳۹۳ سیر الاولیاء ص ۳۹۳ ۳۹۶ سیر الاولیاء ص ۳۹۵

۳۹۵ فوائد القواد ص ۳۹۵ سیر الاولیاء ص ۳۹۸ ۳۹۶ سیر الاولیاء ص ۳۹۵

۳۹۵ فوائد القواد ص ۱۵۱-۱۵۱ ۳۹۶ سیر الاولیاء ص ۳۹۵ ۳۹۶ سیر الاولیاء ص ۳۹۵

۳۹۶-۳۹۷ ۳۹۶ سیر الاولیاء ص ۳۹۶ ۳۹۷ سیر الاولیاء ص ۳۹۶ ۳۹۷ سیر الاولیاء ص ۳۹۶

اقتباس کسی قدر طویل ہے اس لئے ہم اس کے ترجمہ پر اکتفا کرتے ہیں۔

”بدعت نام ہے دین میں کسی ایسی چیز کے داخل کرنے کا جسے اللہ اور اس کے رسول نے نہ تو اس کے اندر داخل کیا ہو اور نہ اس کا حکم دیا ہو، اس اعتقاد کے ساتھ کہ یہ دین کا جز ہے اور شرعی احکام کی طرح اس کی نام نہاد شرائط اور آداب کی پابندی کرتے ہوئے اسے بغرض ثواب کیا جائے۔ بدعت اللہ کی نازل کرہ شریعت کے متوازی ایک من گھڑت شریعت ہے۔ اس کی اپنی مستقل فقہ ہے، اپنے فرائض، واجبات، سنت اور منہوبات ہیں جو کبھی تو شریعت الہیہ کے بالمقابل آکھڑے ہوتے ہیں اور کبھی اہمیت اور عظمت میں اس پر بھی ذوقیت لے جاتے ہیں۔“

بدعت اس واضح حقیقت سے آنکھیں پونچھتی ہے کہ دین مکمل ہو چکا اور شریعت پر مہر ثبت ہو چکی جن چیزوں کو مقرر ہونا ہونا تھا وہ مقرر ہو چکیں، جو فرائض واجبہ استین ہونے سے وہ ہو چکے اور دین کی مکمل بند ہو چکی۔ اب جو بھی نیا عمل اس کی طرف منسوب کیا جائے گا وہ محض غلط اور ٹھوس ہوگا، حضرت امام مالکؒ نے کیا خوب فرمایا ہے: ”جس نے بھی دین کے اندر کوئی نئی چیز ایجاد کی اور اسے اچھا سمجھا تو گویا اس کا خیال یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ادائیگی رسالت میں خیانت کی کیونکہ اللہ تو فرماتا ہے ”میں نے آج کے دن تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا جو اس وقت دین کا جز نہیں تھا وہ آج بھی دین نہیں ہو سکتا۔“

یہ نمازیں، ان کے نام، ان کے آداب و شرائط، ان کے ایام اور اوقات ان کے اندر پر بھی جانچ والی سوتیں اور دعائیں، ان کے اثرات اور نتائج یہ سب چیزیں ہیں جن کی اصل کتاب سنت میں نہیں پائی جاتی۔ یہ چیزیں چاہے جتنی بھی نیک نیتی سے دیکھ کر اندر داخل کی گئی ہوں اور ان کو داخل کرنے والی چاہا کرتی بھی برگزیدہ ہستیاں نہ ہی ہوں، بہر حال ابتداء اور اضافہ کے ہی نہرہ میں آئیں گی حصول رضا خداوندی کا طریقہ صرف وہی ہے جو اس رسول کی سنت سے ثابت ہے۔ اس کے علاوہ جو کچھ بھی ان جہاں کہیں بھی ہے ناقابل قبول ہے جیسا کہ صحیح حدیث میں وارد ہوا ہے ”من احدث فی امرنا هذا مالین منه فہو رد“

۱۔ سورہ مائدہ ۳۰۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، العقیدہ والسلوک فی ضوء الکتاب والسنة والسیرة النبویة
الجمع الاسلامی، ص ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰